مرد اور عورت کی
نماز میں فرق
احادیث کی روشنی میں
ادارہ دعوت الاسلام جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی کراچی پاکستان
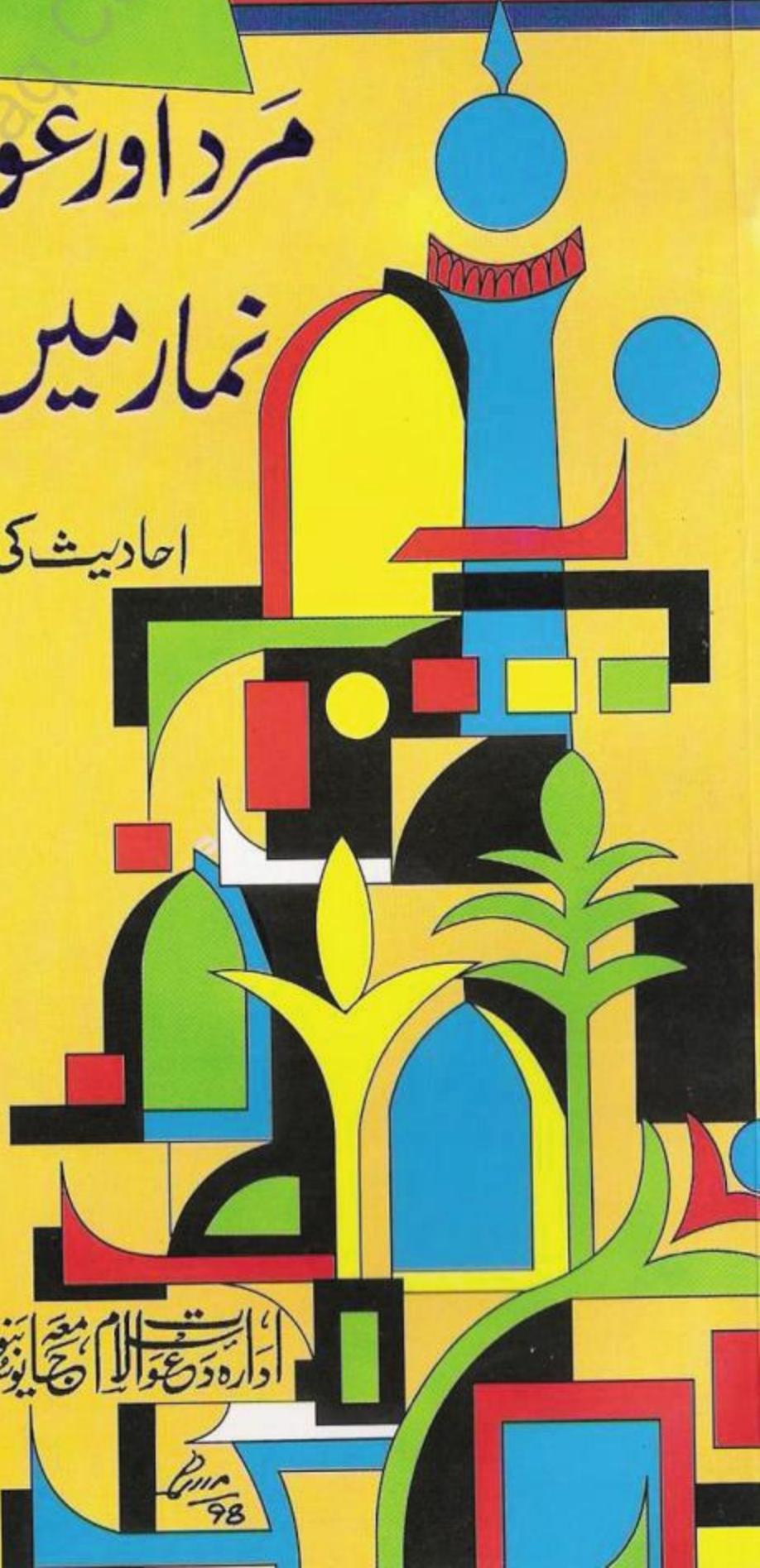
نام کتاب	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
مؤلف	ابوریحان مولانا عبدالغفور صاحب سیالکوٹی
طباعت	اول
طابع	حسن الرحمٰن عبداللہ
کمپوزنگ	صدیقی کمپوزرز۔ ماڈل کالونی
	فون:0320-4084547,4504007
ناشر	ادارہ دعوتِ اسلام
	جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی،
	کراچی ۷۴۸۰۰

ملنے کے پتے

❁ اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

❁ مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی

❁ مکتبہ سید احمد شہید، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سعید احمد جلالپوری
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۵ ۔ پاکستان

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مرد و عورت کی تخلیق اور ان کی صلاحیتوں میں فرق رکھا ہے ایسے ہی ان کے احکام بھی مختلف ہیں، ان کے شئون و فرائض اور ذمہ داریاں بھی الگ الگ ہیں، لیکن ناانصاف مغرب اور مغرب پرستوں کا کہ انہوں نے عورت دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے کھینچ کر مردوں کی صف میں لا کھڑا کیا اور یکسر عورتوں کی ذمہ داریوں سے جان چھڑالی۔ اُن کے ناتواں کندھوں پر کسب معاش کا بوجھ ڈال کر خود کو بالکل آزاد کرالیا۔ اور انہیں ظالم سماج کے رحم و کرم کے حوالہ کرکے خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے لگے۔ ٹھیک اسی طرح مغرب سے متاثر نام نہاد دین داروں نے عبادات میں بھی ان کو مردوں کے برابر لا کھڑا کیا، چنانچہ ان کا خیال ہے کہ مردوں اور عورتوں کی نماز بھی ایک طرح کی ہے۔

پیش نظر رسالہ میں ارشادات نبوی کی روشنی میں اس غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے عورتوں اور مردوں کی نمازوں میں جہاں جہاں فرق ہے، اسے بڑے سلیقہ سے واضح کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے مخدوم مولانا حسن الرحمن زید مجدہ کو کہ جنہوں نے "ادارہ دعوت الاسلام جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد" کی جانب سے اسے شائع کرکے امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔

سعید احمد جلالپوری
۱۱/۱۱/۲۲ھ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال:

مرد اور عورت کی نماز میں فرق سے متعلق یہ رسالہ آج سے تقریباً چھ سات سال قبل ایک وقتی ضرورت کے تحت ضبط تحریر میں آیا تھا، مقصد اس مسئلہ کے دلائل کو یکجا کر کے محفوظ کرنا تھا اور بس، اس کی طباعت و اشاعت تو اس وقت میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھی، دوست و احباب کو جب ضرورت پڑتی اس کی فوٹو کاپی کروا لیتے۔ یہاں تک کہ برادرم حضرت مولانا حسن الرحمٰن عبداللہ کا اسلام آباد آنا ہوا اور انہوں نے اس فوٹو کاپی کو دیکھا تو اس کی طباعت و اشاعت کا مشورہ دیا اور اپنے مکتبہ سے اس کو شائع کرنے کی پیشکش بھی کر دی، میں نے مسودہ ان کے حوالے کر دیا۔

لیکن طباعت و اشاعت سے پہلے مناسب سمجھا گیا کہ مسودہ کسی اور جید عالم و مفتی صاحب کو بھی ایک نظر دکھلا لیا جائے، اس لئے جامعہ فریدیہ اسلام آبات کے فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی شکیل احمد صاحب سے درخواست کی گئی، انہوں نے درس و افتاء وغیرہ کی اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے مسودہ از اول تا آخر حرفاً حرفاً پڑھا، اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی اصلاح فرمائی، مفید

مشورے دیئے جن پر حتی الامکان عمل کیا گیا۔

سچی بات یہ ہے کہ اس رسالہ کی طباعت و اشاعت کا سہرا عزیزم حضرت مولانا حسن الرحمٰن عبداللہ اور جامعہ فریدیہ کے مدرس و مفتی فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی شکیل احمد صاحب کے ہی سر ہے، اگر یہ حضرات توجہ اور ہمت نہ دلاتے نیز ان کا مخلصانہ بھرپور تعاون شامل حال نہ ہوتا تو میں اس کی طباعت و اشاعت کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو ان کے اخلاص و تعاون کی دنیا و آخرت میں بہترین جزاء خیر عطا فرمائے اور رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر عامۃ المؤمنین و المسلمین کے لئے مفید اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمة سيد المرسلين ورحمة للعالمين۔

ابو ریحان سیالکوٹی

۱۱رصفر ۱۴۲۲ھ

اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

تمہید:

ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت، نماز ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن (عبادات میں سے) سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا، آج کل مسلمان اس میں بہت سستی کر رہے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو نماز کی پابندی کی تلقین کی جائے اور ان کو نمازی بنانے پر محنت کی جائے، لیکن بعض لوگ بے نمازیوں پر محنت کرنے کی بجائے نمازیوں کی نمازوں کو غلط بتانے اور اس سلسلے میں ان کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا کرنے اور طرح طرح کے وسوسے ڈالتے رہنے پر محنت کرتے ہیں، پھر ستم یہ کہ اس کو وہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے دین کی اصل خدمت اور قرآن و حدیث کی صحیح توضیح و تشریح سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم کی سورۃ ''الناس'' میں ایسے لوگوں کو ''خناس'' کہا گیا اور ان کے اس وسواسی شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے ایسے لوگوں کے وسوسوں میں سے ایک وسوسہ یہ ہے کہ ''مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، جو فرق کرتے ہیں وہ نمازیں غلط اور سنت کے خلاف پڑھتے ہیں'' حالانکہ خود ان کی یہ بات ہی احادیث اور تعامل امت کے خلاف ہے،

کیونکہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہ صرف صریح احادیث سے ثابت ہے بلکہ شروع سے امت کا تعامل و توارث بھی اسی کے مطابق چلا آرہا ہے اس کی تفصیل، قارئین آئندہ صفحات میں انشاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ یہ فتنوں کا دور ہے اس میں اسلاف امت کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی دین و ایمان کی سلامتی اور ان سے کٹنے میں اس کی بربادی ہے قرآن و حدیث کی تعلیم بھی یہی ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

”وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ.“ (لقمان)

ترجمہ:...... اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔

”......وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا.“ (النساء)

ترجمہ:......اور جو شخص چلا مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم کرنے دیں گے اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے اور داخل کریں گے اس کو جہنم میں اور بہت بری جگہ ہے جانے کی۔

ارشاد نبوی ہے:

"اتبعوا سواد الاعظم فانه من شَذّ شُذّ في النار." (مشکوۃ ص:۳۰)

ترجمہ:...... پیروی کرو بڑی جماعت کی جو جماعت سے کٹا (سمجھو) آگ میں گرا۔

نیز فرمایا:

"وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة." (مشکوۃ ص/۳۱)

ترجمہ:...... (گمراہی کی) گھاٹیوں سے بچو، جماعت اور مجمع سے چمٹے رہو۔

اس لئے اسلاف امت سے ہی جڑے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان سے اپنا دینی رشتہ توڑ کر ان سے الگ کوئی راہ اختیار کرنے سے بہت ہی زیادہ بچنا چاہئے۔

اس تمہید کے بعد اب ملاحظہ ہو احادیث کے حوالہ سے مرد عورت کی نماز میں فرق۔

۱:...... تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں فرق:

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان یہ فرق ہے کہ مرد تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں جب کہ عورتوں کو حکم ہے کہ اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں، چنانچہ:

الف: ..... حضرت وائل بن حجرؓ کی مرفوع حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ صليت فاجعل يديك حذاء اذنيك
والمرأة تجعل يديها حذاء ثديها."

(کنز العمال ج:۳ص:۱۷۵، مجمع الزوائد ج:۲ص:۱۰۳ بیروت)

ترجمہ:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتی کے برابر اٹھائے۔

ب:...... حضرت عطاء تابعیؒ بھی یہی فرماتے تھے، چنانچہ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تکبیر کے وقت کیا عورت بھی اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں عورت، مردوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے، پھر بہت ہی پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرکے بتلایا اور فرمایا کہ عورت کے لئے (ہاتھ اٹھانے وغیرہ کی) کیفیت مرد کی سی نہی ہے، اصل الفاظ یہ ہیں:

"عن ابن جريج قال قلت العطاء
اتشير المرأة بيديها كالرجل بالتكبير؟ قال:

لاترفع بذلک یدیها کالرجال، واشار، فخفض یدیه جدا وجمعهما الیه وقال ان للمرأة هیئة لیست للرجل."

(المصنف لعبدالرزاق ج:۳ ص:۱۳۷)

۲:...... ہاتھ باندھنے میں فرق

ہاتھ باندھنے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق ہے مرد کے لئے تو افضل یہ ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جب کہ عورت کے لئے استر (زیادہ پردے والی بات) یہ ہے کہ وہ سینے پر ہاتھ باندھے۔

چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رأیت النبی صلی اللہ علیه وسلم وضع یمینه علی شماله فی الصلوٰة تحت السرة."

(رواہ ابن ابی شیبۃ ج:۱ ص:۳۹۰، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ:...... میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"ان من السنة فی الصلوة وضع

الاکف علی الاکف تحت السرۃ."

(رواہ احمد بحوالہ المنتقی لابن تیمیہ مع شرحہ للشوکانی

ج:۲ ص:۲۰۳ واعلاء السنن ج:۲ ص:۱۶۶)

ترجمہ:...... ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ یوں منقول ہیں:

"من سنة الصلوٰة ان توضع الایدی علی الایدی تحت السرة."

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج:۱ ص:۳۹۱)

امام زیلعیؒ فرماتے ہیں کہ:

"واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبی صلی اللہ علیه وسلم." (نصب الرایۃ ج:۱ ص:۳۱۴)

ترجمہ:...... معلوم رہے کہ صحابی جب (کسی چیز کو) سنت بتائے تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی سنت ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"اُخِذَ الاکف علی الاکف فی

الصلوٰۃ تحت السرۃ." (اعلاء السنن ج:۲ ص:۱۶۷)

ترجمہ:...... نماز میں ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

"ومثلہ عن ابراھیم النخعی وابی مجلز." (مصنف ابن ابی شیبۃ ج:۱ ص:۳۹۰،۳۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے "وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ." (یعنی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنے) کو یکے از اخلاقِ نبوۃ فرمایا۔

(الجوھر النقی علی البیھقی ج:۲ ص:۳۲)

رہا مسئلہ عورت کیا پنے سینے پر ہاتھ باندھنے کا؟ تو اس کا:

الف:...... ایک ثبوت تو اوپر نمبرا میں ذکر شدہ حدیث اور اثر ہی ہے کیوں کہ مرد کے مقابلہ میں عورت کے لئے سینے کے برابر ہاتھ اٹھانے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس میں پردہ زیادہ ہے لہٰذا ہاتھ باندھنے میں بھی اس کے لئے وہی ہیئت زیادہ مناسب ہوگی جس میں پردہ زیادہ ہوگا اور وہ ہے سینے پر ہاتھ باندھنا۔

ب:...... اسی لئے حضرت عطاءؒ ہی فرماتے ہیں کہ:

"تجمع المرأۃ یدیھا فی قیامھا ماستطاعت." (کہ عورت اپنے قیام میں اپنے

ہاتھوں کو جتنا سکیڑ سکتی ہو اتنا سکیڑے)

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ ص:۱۳۷)

ج:......حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے اس کو سب کا اتفاقی مسئلہ بتایا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:

"اما فی حق النساء فاتفقوا علی ان السنة لهن وضع الیدین علی الصدر."

(السعایہ ج:۲ ص:۱۵۶)

ترجمہ:......عورتوں کے حق میں سب کا اتفاق ہے کہ ان کے لئے سنت، سینے پر ہاتھ باندھنا ہے۔

۳:......سجدہ کی کیفیت میں فرق:

سجدہ کی کیفیت بھی مرد اور عورت کی الگ الگ ہے، مرد کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے، بازو، بغل سے جدا، نیز کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھنی چاہئیں جب کہ عورت ان سب اعضاء کو ملا اور سمٹا کر رکھے، چنانچہ:

الف:...... امام ابوداؤد اپنی مراسیل میں روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی

الارض فان المرأۃ فی ذٰلک لیست کالرجل۔"

(مراسیل ابی داؤد ملحقہ سنن ابی داؤد ص:۸، سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۳، اعلاء السنن ج:۳ ص:۱۹، ۲۰)

ترجمہ:...... جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے ملادو اس لئے کہ بیشک عورت اس بارے میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "فان المرأۃ لیست فی ذٰلک کالرجل" فرما کر ایک اہم ضابطہ کی طرف اشارہ بھی فرمادیا یعنی یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں نہیں ہیں، بلکہ بعض احکام مردوں کے لئے الگ ہیں اور عورتوں کے لئے ان سے مختلف، ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے جو اس سے متعلق ہیں۔

ب:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"اذا سجدت المرأۃ فَلْتَحْتَفِزْ ولتُلْصِقْ فخذیها ببطنها۔"

ترجمہ:...... عورت جب سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر کرے اور اپنے رانوں کو اپنے پیٹ سے

ملا لے۔

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ ص:۱۳۸، سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۱ ص:۲۷۰)

ج:...... حضرت حسن بصری اور قتادہ (رحمہما اللہ جو اجلہ تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں:

"اذا سجدت المرأة فانها تنضم ماستطاعت ولا تتجافى لكى لا ترفع عجيزتها." (مصنف عبدالرزاق ج:۳ ص:۱۳۷)

ترجمہ:...... جب عورت سجدہ کرے تو جتنی سمٹ سکتی ہو اتنی سمٹ جائے اور کھل کر سجدہ نہ کرے تاکہ اس کی پُٹھ اونچی نہ ہو جائے۔

د:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

"اذا سجدت الصقت بطنها بفخذها كاستر مايكون لها."

(سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۳، اعلاء السنن ج:۳ ص:۳۱)

ترجمہ:...... عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکا لے جو اس کے

لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا موجب ہو۔

فائدہ:......اس میں آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ "کاستر مایکون لھا" اس سے ایک اہم اصول معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے نماز کی ہیئت وہ مسنون ہے جس میں ستر یعنی پردہ زیادہ سے زیادہ ہو۔

۵:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کیا کریں (ان یتجافوا فی سجودھم) اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں (ان ینخفضن فی سجودھن)۔ (سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۲)

تنبیہ:...... امام بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ، اور حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی ان حدیثوں کو ضعیف بتلایا ہے، لیکن اس سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ایک تو اس لئے کہ اصل استدلال اوپر والی حدیثوں سے ہے، یہ دونوں حدیثیں بطور استشہاد ذکر کی گئی ہیں۔ دوم اس لئے کہ ان کے ضعف کا جبیرہ اور تدارک اوپر والی حدیثوں سے ہو گیا ہے۔ سوم اس لئے کہ اس موضوع پر ان سے زیادہ صحیح کوئی حدیث ان سے معارض موجود نہیں ہے، ایسی صورت میں کسی کی شخصی رائے کی بنسبت ضعیف حدیث پر عمل کرنا ہی صحیح وصواب ہوتا ہے۔

۴:...... قعدہ کی ہیئت میں فرق:

چوتھا فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ قعدہ میں مرد اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھیں جب کہ عورتوں کو اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیے۔

الف:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز کس طرح پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے عورتیں چار زانو بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں اور سند بھی اس حدیث کی اس درجہ کی ہے جس کو محدثین "سلسلة الذهب" (سونے کی زنجیر) کہتے ہیں یعنی:

"ابو حنيفة عن نافع عن ابن عمر انه سئل كيف كن النساء يصلين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال كن يتربعن ثم امرن ان يحتفزن."

(مسند امام اعظم از حصکفی ص:۷۳، اعلاء السنن ج:۳ ص:۲۰)

ب:...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے

تھے کہ وہ چوکڑی بیٹھیں۔

"وکان یأمر الرجال ان یفرشوا الیسری وینصبوا الیمنیٰ فی التشهد ویأمر النساء ان یتربعن."

(سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۳)

ج:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"اذا جلست المرأة فی الصلوٰة وضعت فخذها علی فخذها الاخریٰ الخ."

(سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۲۳، اعلاء السنن ج:۳ ص:۲۵)

ترجمہ:...... عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے۔

فائدہ:...... واضح رہے کہ چوکڑی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ جو نماز سے باہر ہوتی ہے اور دوسری وہ جو نماز کے اندر ہوتی ہے، نماز سے باہر کی چوکڑی تو وہی ہے جسے آلتی پالتی کہتے ہیں یعنی دایاں پاؤں بائیں گھٹنے کے نیچے اور بایاں پاؤں دائیں گھٹنے کے نیچے دے کر بیٹھنا، اور نماز کے اندر کی چوکڑی یہ ہے کہ دایاں پاؤں دائیں سرین کے ساتھ (باہر

کی طرف) اور بایاں پاؤں دائیں ران کے ساتھ (اندر کی طرف) ملا کر سرین پر بیٹھا جائے۔ (اوجز المسالک ج:۱ص:۲۵۸)

نماز کی اس کے علاوہ ایک اور بیٹھک بھی ہے جسے تورک کہتے ہیں وہ ہے اپنے دونوں پاؤں، دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا، عورتیں پہلے نماز میں چوکڑی بیٹھا کرتی تھیں، اس میں چونکہ تورک کی بنسبت پھیلاؤ زیادہ تھا اس لئے بعد میں ان کو تورک کا حکم دیا گیا کہ اس میں تربع (چوکڑی) کی بنسبت سمٹاؤ زیادہ تھا۔

۵:......سر ڈھانکنے میں فرق:

پانچواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مرد اگر ننگے سر نماز پڑھے تو ہو جاتی ہے، اگر چہ بلا وجہ ایسا کرنا مکروہ ہے، لیکن عورت کا پورا سر نہیں بلکہ اگر صرف چوتھائی سر بھی کھلا رہے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ مرد کی ننگے سر نماز کے جواز کا ثبوت تو محتاج بیان نہیں، کیونکہ اس کے جواز کا اور کوئی قائل ہو یا نہ ہو غیر مقلدین تو اس کے نہ صرف جواز کے بلکہ اس کی افضلیت تک کے اور پھر صرف قائل ہی نہیں بلکہ اس کے داعی و مناد ہیں، باقی رہا عورتوں کی ننگے سر نماز کا عدم جواز؟ تو اس کا ثبوت ملاحظہ ہو:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ:

"لا يقبل الله صلوٰة حائض الابخمار."

(سنن ابی داؤد ج:۱ ص:۹۴، جامع ترمذی ج:۱ ص:۷۵، سنن ابن ماجہ ص:۴۸، المصنف لعبدالرزاق ج:۳ ص:۱۳۰، سنن بیہقی ج:۲ ص:۲۳۳)

ترجمہ:...... بالغہ عورت کی نماز اللہ تعالیٰ بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا (یعنی صحیح نہیں ہوتی)۔

۶:...... نماز باجماعت کی افضلیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو افضل بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ فرض نماز باجماعت ادا کریں جب کہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ بلا جماعت، علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں، چنانچہ مردوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ان صلوٰة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده، وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل، وما كثر فهو احب الى الله عزوجل."

(ابوداؤد ج:۱ ص:۸۲، نسائی ج:۱ ص:۱۳۵)

ترجمہ:...... آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بنسبت دوسرے آدمی سے مل کر نماز پڑھنا زیادہ باعث ثواب ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز

پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے بڑھ کر باعث ثواب ہے، اور جس قدر (جماعت) زیادہ ہو اللہ عز وجل کو زیادہ محبوب ہے۔

نیز وہ تمام حدیثیں بھی مردوں کے لئے نماز باجماعت کو افضل بلکہ ضروری بتاتی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نماز باجماعت کی فضیلتیں اور ترک جماعت پر سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائیں ہیں، جن کو ارباب صحاح ستہ نے مستقل ابواب میں ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری ج:۱ ص:۸۹، صحیح مسلم ج:۱ ص:۲۳۱، ابوداؤد ج:۱ ص:۸۰ تا ۸۲، نسائی ج:۱ ص:۱۳۴ تا ۱۳۶، ترمذی ج:۱ ص:۵۱، ۵۲، ابن ماجہ ص:۵۷۔

اس کے مقابلہ میں عورتوں کی جماعت سے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

"لاخیر فی جماعة النساء الا فی مسجد جماعة."

(رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط، بحوالہ اعلاء السنن ج:۴ ص:۲۱۴)

ترجمہ:.....عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ مسجد جماعت میں (مردوں کے ساتھ) ہو۔

نیز ان تمام حدیثوں سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے جس میں عورت کی نماز کو صحن کی بنسبت دالان میں، اور دالان کی بنسبت اندر کمرے میں افضل بتایا گیا ہے (جیسا کہ ابھی آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ)۔

۷:......امام کی جائے قیام میں فرق:

اور عورتوں کی انفرادی جماعت مکروہ ہونے کے باوجود وہ جماعت کرانے ہی لگیں تو پھر ساتواں فرق مردوں اور عورتوں کی نماز میں یہ ہے کہ مرد امام تو صف سے آگے نکل کر کھڑا ہوتا ہے جب کہ عورت امام کو صف کے اندر ہی کھڑا ہونا چاہیے، عام ازیں کہ وہ فرض نماز کی امام ہو یا نفل نماز کی (مکروہ اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے، ارشاد فرمایا: ”لاخیر فی جماعة النسآء الا فی مسجد جماعة.“ کہ عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے، اور خیریت کی نفی اس کی کراہت کی کافی دلیل ہے)، چنانچہ مرد امام کی جائے قیام کے بارے میں تو:

الف:...... حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کنا ثلاثة ان یتقدمنا احدنا.“

(ترمذی ج:۱ص:۵۴)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم تین (آدمی) ہوں (اور نماز باجماعت پڑھنے لگیں) تو ایک ہم میں آگے ہوجایا کرے۔

ب:...... اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس سلسلے کا اپنا واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر:

''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کرلیا، اتنے میں (حضرت) جبار بن صخر رضی اللہ عنہ بھی وضو کرکے آگئے اور آنحضرت ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہوگئے تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہم کو اپنے پیچھے کردیا (اب ہم آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور آپ ﷺ ہم سے آگے)۔'' (صحیح مسلم ج:۲ ص:۴۱۷ فی حدیث طویل)

جب کہ عورت امام کی جائے قیام کے بارے میں:

الف:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

"تؤم المرأة النساء تقوم في وسطهن."

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ص:۱۴۰)

ترجمہ:......عورت (اگر) عورتوں کی امام بنے تو ان کے درمیان کھڑی ہو۔

ب:...... حضرت ریطہ حنفیہ روایت کرتی ہیں (ایک دفعہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کرائی تو ان کے درمیان کھڑی ہوئیں:

"ان عائشة امتهن وقامت بينهن في صلاة مكتوبة."

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ص:۱۴۱)

ج:...... یحییٰ بن سعید خبر دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نفل نماز میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں تو ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں:

"ان عائشة كانت تؤم النساء في التطوع تقوم معهن في الصف."

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ ص:۱۴۱)

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الآثار میں (بواسطہ ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم النخعی) اس کو بایں الفاظ نقل کیا ہے:

"انها كانت تؤم النساء في شهر

رمضان فتقوم وسطًا.“

(کتاب الآثار ص:۴۳، باب المرأۃ تؤم النساء الخ)

ترجمہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان
کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

د:...... حضرت حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (ایک دفعہ) عصر کی نماز میں ہم عورتوں کی امامت کروائی تو ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں:

”امتنا ام سلمة فی صلٰوة العصر قامت بیننا.“

(مصنف عبدالرزاق ج:۳ ص:۱۴۰، سنن بیہقی ج:۳ ص:۱۳۱)

ھ:...... ام الحسن سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ (رمضان میں) عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان کے ساتھ ان کی صف میں ہی کھڑی ہوتی تھیں:

”انھا رأت ام سلمة زوج النبی صلی
اللہ علیه وسلم تؤم النسآء (ای فی رمضان)
فتقوم معھن فی صفھن.“ (نصب الرایۃ ج:۲ ص:۳۱)

(واضح رہے کہ عورتوں کی اپنی جماعت گو فی نفسہ جائز ہے لیکن

شریعت کی نظروں میں بہتر اور پسندیدہ نہیں ہے، چنانچہ ابھی اوپر (نمبر ٦) میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے: "لا خير في جماعة النساء." یہی وجہ ہے کہ زمانہ خیر القرون میں اس کا رواج نہ تھا، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو امامت کروائی ہے یہ بیان جواز اور عورتوں کی تعلیم صلوٰۃ کے لئے تھی۔ واللہ اعلم)

۸:...... مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت میں فرق:

ایک فرق مرد و عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا افضل بلکہ ضروری ہے جب کہ عورتوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ہی اپنی اپنی نماز پڑھنا افضل ہے، چنانچہ مردوں کے لئے تو مسجد میں آکر نماز جماعت ادا کرنے کی فضیلتیں اور مسجد کی بجائے گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے پر وعیدیں طرح طرح سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائیں جو کتب صحاح میں مستقل ابواب کے تحت درج ہیں مثلاً:

الف:...... مسجد کی باجماعت نماز کو گھر وغیرہ کی نماز سے ثواب میں ۲۵ گنا اور ایک روایت میں ۲۷ گنا بڑھ کر فرمایا۔

(بخاری ج:۱ص:۸۹، مسلم ج:۱ص:۲۳۲، وغیرہ ہما من کتب الحدیث)

ب:...... اذان سن کر بھی بلا عذر گھر پر ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ:

”لم تقبل منه الصلوٰة التی صلّٰی.“

(ابوداؤد ج:۱ ص:۸۱)

ترجمہ:......(اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی)

یعنی اس پر ثواب نہیں ملتا۔

ج:......رات کے اندھیرے میں نماز باجماعت کے لئے مسجدوں میں بکثرت آنے جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی بشارت سنائی۔ (ابوداؤد ج۱ص:۸۳، ترمذی ج:۱ص:۵۲ وغیرہما)

د:......مسجد کے پڑوسی یعنی اذان کی آواز سننے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ مسجد کے سوا کسی اور جگہ اس کی نماز گویا ہوتی ہی نہیں:

”لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد.“

(اعلاء السنن ج:۴ص:۱۷۰)

ھ:...... بلاعذر گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالنے کی دھمکی سنائی۔
(بخاری ج:۸۹۱، مسلم ج:۱ص:۲۳۲ وغیرہما)

لیکن اس کے بالمقابل عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لئے ان کے گھر ہی بہتر ہیں چنانچہ:

الف:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خير لهن."

(ابوداؤد ج:۱ص:۸۴، سنن بیہقی ج:۳ص:۱۳۱)

ترجمہ:......اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے منع نہ کرو گو کہ ان کے لئے زیادہ بہتر ان کے گھر ہی ہیں۔

ب:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها."

(سنن ابی داؤد ج:۱ص:۸۴، سنن بیہقی ج:۳ص:۱۳۱)

ترجمہ:......عورت کا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا پچھلی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

ج:......ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

"خیر مساجد النساء قعر بیوتھن."

(سنن بیہقی ج:۳ ص:۱۳۱ تا ۱۳۳)

ترجمہ:.....عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

د:...... ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نمازوں میں سے اللہ تعالیٰ کو اس کی وہ نماز، سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے جو وہ اپنے گھر کے تاریک ترین گوشے میں پڑھتی ہے:

"ماصلت امرأة احب الی اللہ من صلاتها فی اشد بیتها ظلمة."

(سنن بیہقی ج:۳ ص:۱۳۱)

ھ:...... ایک بار ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ:

"یا رسول اللہ! انی احب الصلاة معک."

(میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کروں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"قد علمت انک تحبین الصلوٰة معی، وصلوٰتک فی بیتک خیر من

صلوتک فی حجرتک وصلوتک فی حجرتک خیر من صلوتک فی دارک وصلوتک فی دارک خیر من صلوتک فی مسجد قومک وصلوتک فی مسجد قومک خیر من صلوتک فی مسجدي."

(رواہ احمد فی مسندہ وابن خزیمة وابن حبان فی صحیحھما. بحوالہ اعلاء السنن ج:۴ ص:۲۳۰)

ترجمہ:......میں جانتا ہوں کہ تمہارا دل میرے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنے کو چاہتا ہے، لیکن تمہارا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور برآمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور صحن میں نماز پڑھنا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد (نبوی) میں (میرے ساتھ باجماعت) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے ام حمید رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ میرے گھر کے تاریک کمرے میں میری نماز کی جگہ بنادو پھر وہ

زندگی بھر، وصال تک وہیں نماز ادا کرتی رہیں۔

ایک ضروری تنبیہ:

واضح رہے کہ نماز کے لئے عورتوں کے مساجد میں آنے سے متعلق جو کچھ یہاں بیان ہوا ہے، یہ آنحضرت ﷺ کے مبارک دور کی بات ہے، بعد میں جب عورتوں نے ان قیود وحدود میں کوتاہی شروع کردی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں آنے کی اجازت دی گئی تھی تو فقہاء امت نے ان کے آنے کو مکروہ قرار دے دیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

”لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النسآء، لمنعهن المسجد کما منعت نسآء بنی اسرائیل.“

(صحیح بخاری ج:۱ص:۱۲۰، صحیح مسلم ج:۱ص:۱۸۳، موطاء مالک ص:۱۸۴)

ترجمہ:......عورتوں نے جو نئی روش اختراع کرلی ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال اور کیا حکم ہوگا؟

اس کا مطلب یہ نہیں کہ شریعت بدل گئی ہرگز نہیں، شریعت ہرگز نہیں بدلی اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار بھی کہاں ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ جن قیود و شروط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت دی تھی، جب عورتوں نے ان قیود و شروط کو ملحوظ نہ رکھا تو اجازت بھی باقی نہ رہی، اس بنا پر فقہاء امت نے جو درحقیقت حکماء امت ہیں، عورتوں کے مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دے دیا۔

حاصل یہ کہ عورتوں کا نماز کے لئے مساجد میں آنا اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر فسادِ زمانہ کے عارضہ کی وجہ سے مکروہ قرار پا گیا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ وبا کے زمانہ میں کوئی طبیب، امرود کھانے سے منع کردے تو اس کو یہ نہ کہا جائے گا اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل کردیا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے ایک حلال و جائز چیز کو وبائی ماحول و موسم میں مضر صحت ہونے کی وجہ سے کھانے سے منع کیا ہے۔ یہاں بھی یوں ہی سمجھئے کہ عورتوں کا مساجد میں نماز کے لئے آنا اپنی اصل کے اعتبار سے اب بھی جائز ہے، فقہاء امت نے اس کو اصل سے ہی ناجائز نہیں قرار دیا بلکہ نفسانی ماحول و موسم میں دینی صحت کے لئے مضر ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے، خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

بہرحال اس اصلی جواز کے باوجود عورتوں کے لئے بہتر ان کے

گھر ہی ہیں ان کو زیادہ ثواب مسجد کے بجائے اپنے اپنے گھر میں اپنی اپنی نماز پڑھنے میں ہی ملے گا جب کہ مردوں کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ وہ مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کریں۔

۹:......صفوں کی خیریّت وشرّیت میں فرق:

جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی نماز اپنے گھر میں ہی افضل ہے لیکن اس کے باوجود اگر وہ مسجد میں ہی آکر مردوں کی ساتھ ان کی امامت میں نماز پڑھیں تو پھر نواں فرق مرد وعورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کی صفوں میں تو بہترین صف سب سے پہلی اور بدترین سب سے آخری صف ہے، جب کہ عورتوں کی صفوں کا معاملہ اس کے بالکل برعکس یہ ہے کہ ان کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین سب سے پہلی صف ہے، چنانچہ صحیح بخاری کے سوا تمام ارباب صحاح ستہ نے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

"خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا. وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا."

(صحیح مسلم ج:۱ ص:۱۸۲، ابوداؤد ج:۱ ص:۹۹، ترمذی ج:۱ ص:۵۲، نسائی ج:۱ ص:۱۳۱، ابن ماجہ ص:۷۰)

۱۰:...... صلاحیت امامت میں فرق:

اسی مذکورہ حدیث سے ہی ایک دسواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرد تو عورتوں کا امام بن سکتا ہے لیکن عورت، مردوں کی امام نہیں بن سکتی، کیونکہ امامت کے لئے سب سے آگے کھڑا ہونا پڑتا ہے جب کہ عورت کو سب سے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم ہے، حتی کہ اس کا تو اپنی عورتوں کی صفوں تک میں بھی اگلی صف میں کھڑا ہونا پسند نہیں کیا گیا، وہاں بھی اس کے لئے آخری صف کو ہی بہترین قرار دیا گیا ہے، تو عورتیں چھوڑ سب مردوں سے بھی آگے اس کا کھڑا ہونا شرعاً کیسے درست ہوسکتا ہے؟

۱۱:...... اپنے امام کو متنبہ کرنے کے طریقے میں فرق:

اگر امام بھول جائے اور اس کو متنبہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو گیارہواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مقتدیوں میں سے اگر کوئی مرد متنبہ کرے تو تسبیح سے یعنی ''سبحان اللہ'' کہہ کر متنبہ کرے اور اگر کوئی عورت متنبہ کرے تو تصفیق سے یعنی اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر متنبہ کرے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

''التسبیح للرجال و التصفیق للنسآء.''

(بخاری ج:۱ ص:۱۶۰، مسلم ج:۱ ص:۱۸۰، ابوداؤد ج:۱ ص:۱۳۵، ترمذی ج:۱ ص:۴۷، نسائی ج:۱ ص:۱۷۸، ابن ماجہ ص:۷۲)

ترجمہ:...... تسبیح مردوں کیلئے اور تصفیق عورتوں کے لئے۔

(فائدہ)...... عورتوں کے لئے تصفیق کی مشروعیت سے نماز میں عورتوں کے ہاتھ باندھنے کی کیفیت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہ نماز میں مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھیں گی بلکہ اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر ہاتھ باندھیں گی، جبھی تو ان کے لئے تصفیق بآسانی ممکن ہوگی۔

۱۲:...... اذان واقامت کی مسنونیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی ہے کہ مردوں کے لئے تو اذان واقامت، سنت مؤکدہ کے درجہ میں مسنون ہے اور عورتوں کے لئے نہ اذان مسنون ہے اور نہ اقامت، چنانچہ امام بیہقیؒ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ ناقل ہیں کہ:

"لیس علی النسآء اذان واقامة."

(سنن بیہقی ج:۱ص:۴۰۸)

(کہ عورتوں پر اذان ہے نہ اقامت)

بلکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت سے ایک مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"لیس علی النساء اذان ولا اقامة ولا جمعة ولا اغتسال جمعة ولا تقدمهن امرة

ولکن تقوم فی وسطھن.“(سنن بیہقی ج:۱ص:۴۰۸)

ترجمہ:......عورتوں پر نہ اذان ہے نہ اقامت، نہ غسل جمعہ اور نہ (بصورت امامت) عورتوں سے آگے بڑھنا، بلکہ ان کے بیچ میں کھڑی ہو۔

امام بیہقیؒ نے اگرچہ اس کے رفع پر کلام کیا ہے لیکن اس کا مضمون بہرحال اپنی جگہ ثابت ہے۔

۱۳:......فرضیتِ جمعہ میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں پر جمعہ کی نماز اپنی شرطوں کے ساتھ فرض ہے، جس کے بلاعذر چھوڑنے پر سخت ترین وعیدیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں لیکن عورتوں پر جمعہ نہ فرض ہے اور نہ اس کے ترک پر ان کے لئے کوئی وعید ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

الف:......

”الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة: عبد مملوک، اوامرأة، اوصبی، او مریض.“

(سنن ابی داؤد ج:۱ص:۱۵۳)

ترجمہ:......جمعہ حق ہے اور باجماعت ہر

مسلمان پر واجب ہے، علاوہ چار آدمیوں کے
(۱)غلام جو کسی کی ملک میں ہو، (۲)عورت،
(۳)بچہ، (۴)اور مریض۔

ب:...... نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

"اربعة لا جمعة عليهم: المرأة،
والمملوك، والمسافر، والمريض."
(کتاب الآثار ص:۴۱، باب صلوۃ یوم الجمعۃ)

ترجمہ:...... چار قسم کے لوگوں پر جمعہ
(واجب) نہیں، عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔

ان اور ان جیسی دیگر احادیث کی وجہ سے ہی ائمہ اربعہ (رحمہم اللہ) بھی مرد اور عورت کی نماز میں نفس فرق پر متفق ہیں گو اس کی بعض جزئیات کی تفصیلات آپس میں کچھ مختلف ہیں، امام ابو حنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ، امام شافعیؒ ہوں یا امام احمدؒ، ان میں سے کسی ایک نے بھی اس فرق کا بالکلیہ انکار نہیں کیا بلکہ یہ سب ہی ائمہ کسی نہ کسی صورت میں اس فرق کے ضرور قائل ہیں، چنانچہ ملاحظہ ہوں مذاہب اربعہ کی بعض تصریحات:

مذہب حنفیہ:

"واما في النسآء فاتفقوا على ان
السنة لهن وضع اليدين على الصدر لانه استر

لها، كما فى البناية وفى المنية: المرأة تضعهما تحت ثدييها وفى بعض نسخها على ثديها...... الخ." (السعایۃ ج:۲ ص:۱۵۶)

"والمراة تنخفض فى سجودها وتلزق بطنها بفخذها لان ذلك استرلها."

(ہدایہ ج:۱ ص:۱۱۰)

"واذا كانت امرأة جلست على اليتها اليسرىٰ واخرجت رجليها من جانب الايمن لانه استر لها." (ہدایہ ج:۱ ص:۱۱۱)

مذہب مالکیہ:

"ندب مجافاة اي مباعدة (رجل فيه) اي سجود (بطنه فخذيه) فلا يجعل بطنه عليها ومجافاة (مرفقيه ركبتيه) اي عن ركبتيه ومجافاة ضبعيه اي مافوق المرفق الى الابط جنبيه اي عنهما مجافاة وسطا فى الجميع واما المرأة فتكون منضمة فى جميع احوالها."

(الشرح الصغير للدردير المالكى ج:۱ ص:۳۲۹، بحوالہ خواتین کا طریقہ نماز ص:۴۴)

مذہب شافعیہ:

"قال النووی:یسنّ ان یجافی مرفقیه عن جنبیه ویرفع بطنه عن فخذیه وتضمّ المرأة بعضها الی بعض ...... وان کانت امرأة ضمت بعضها الی بعض لان ذلک استرلها."

(شرح المہذب ج:۳ ص:۴۰۴،
بحوالہ خواتین کا طریقۂ نماز ص:۴۴)

مذہب حنابلہ:

"وان صلت امرأة بالنساء قامت معهن فی الصف وسطا" قال ابن قدامة فی شرحه: اذا ثبت هذا فانها اذا صلت بهن قامت فی وسطهن لا تعلم فیه خلافا بین من رأی لها ان تؤمهن ولان المرأة تستحب لها التستر ولذلک لا یستحب لها التجافی...... الخ."

(المغنی لابن قدامۃ ج:۱ص:۲۰۲، بحوالۂ سابق ص:۴۵)

حتی کہ غیر مقلدین کے امیر یمانی نے "سبل السلام" میں، مولانا عبدالجبار غزنوی نے "فتاویٰ غزنویہ" میں، اور مولوی علی محمد سعیدی نے "فتاویٰ علماء حدیث" میں فی نفسہٖ اس فرق کی تصریح کی ہے، بلکہ ان کے

مولوی عبدالحق ہاشمی مہاجر مکی نے تو اس فرق پر مستقل ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے۔ "نصب العمود فی تحقیق مسئلة تجافی المرأة فی الرکوع والسجود والقعود."

مولانا محمد داؤدؒ غزنوی کے والد مولانا عبدالجبارؒ غزنوی سے سوال کیا گیا کہ عورتوں کو نماز میں انضمام یعنی رکوع سجود سمٹ سمٹا کر کرنا چاہئے یا نہیں؟ آپ نے جواب میں پہلے تو مراسیل ابی داؤد کی وہ حدیث نقل کی جو ہم اوپر (نمبر۳) کی شق الف میں ذکر کر آئے ہیں پھر لکھا ہے کہ:

> "اسی پر تعامل اہل سنت ومذاہب اربعہ وغیرہ سے چلا آیا ہے۔"

پھر چاروں مذاہب کی کتابوں سے حوالے پیش کر کے تحریر فرمایا:

> "غرض یہ ہے کہ عورتوں کا انضمام وتخفاض نماز میں، احادیث وتعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے، اس کا منکر کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔"

(فتاویٰ غزنویہ ص:۲۷، ۲۸، فتاویٰ علماء اہلحدیث ج:۳ ص:۱۴۹، بحوالہ "خواتین کا طریقۂ نماز" مؤلفہ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ص:۴۶)

بعض فقہی فرق:

مرد اور عورت کی نماز میں یہ فرق تو وہ ہیں جو منصوص ہیں، ان

کے علاوہ بعض ایسے فرق بھی ہیں جو فقہی و اجتہادی ہیں، مناسب ہے کہ تتمیماً للفائدہ وہ بھی ذکر کردیئے جائیں لیکن اس سے پہلے تمہید کے طور پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ یہ فقہی و اجتہادی فرق بھی بالکل بلاوجہ اور محض ایجاد بندہ نہیں ہیں، بلکہ حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہی اخذ کردہ اصول پر مبنی ہیں، عورت کے سجدے کی کیفیت کے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل ہو چکا ہے:

''اذا سجدت الصقت بطنها بفخذها
کاستر مایکون لها.''

اس سے جہاں اصولی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت نماز کے تمام احکام میں برابر نہیں ہیں وہاں ایک اصول یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت کے لئے نماز کی ہیئت وکیفیت وہ مسنون ہے جس میں ستر زیادہ سے زیادہ ہو، حضرات فقہاء کرام نے آگے آنے والے فقہی و اجتہادی فرقوں میں اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے، چنانچہ ''ہدایہ'' میں عورت کے سجدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''والمرأة تنخفض فی سجودها
وتلزق بطنها بفخذها لان ذالک استر لها.''

(الہدایہ ج:۱ ص:۱۱۰، باب صفۃ الصلوۃ)

ترجمہ:......اور عورت اپنے سجدہ میں سمٹ

جائے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ملا لے کیوں کے یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔

یہ قریب قریب وہی الفاظ ہیں جو عورت کے سجدہ کی کیفیت میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اسی طرح عورت کے قعدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے بھی صاحب ہدایۃ نے لکھا ہے:

"فان كانت امرأة جلست على اليتها اليسر واخرجت رجليها الى الجانب الايمن لانه استر لها." (الہدایہ ج:١ص:١١١)

ترجمہ:......پھر اگر عورت ہو تو اپنے بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے پاؤں دائیں طرف نکال لے کیوں کہ یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔

یہاں بھی صاحب ہدایہ نے اسی ستر کو بنیاد بنایا ہے جس کی تصریح خود آنحضرت ﷺ نے ہی اپنے مذکورہ ارشاد یعنی: "کاستر ما یکون لها." میں فرمائی ہے پھر آنحضرت ﷺ کے ارشاد فرمودہ اس اصول کی رعایت صرف فقہاء احناف ہی نے نہیں کی بلکہ دیگر ائمہ مجتہدین اور فقہاء امت نے بھی اس کی پوری پوری رعایت کی ہے، جیسا کہ ان کی کتب فقہ سے واضح ہوتا ہے۔

الغرض آگے بیان ہونے والے مرد اور عورت کی نماز میں فقہی و اجتہادی فروق بھی دراصل احادیث سے ہی ماخوذ ہیں خود ساختہ نہیں ہیں ان کا منشاء وہی ستر ہے جو احادیث میں مصرح ہے، اس تمہید کے بعد اب ملاحظہ ہوں وہ فروق:

۱۴:...... تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) چادر وغیرہ سے ہاتھ باہر نکال کر اٹھانے چاہئیں، لیکن عورتیں ہر حال میں چادر یا ڈوپٹہ سے ہاتھ باہر نکالے بغیر اندر ہی اندر سے انہیں اٹھائیں۔

(عمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۱۴، بہشتی زیور حصہ:۱۱ ص:۲۹)

۱۵:...... ہاتھ باندھنے میں مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہئے۔ لیکن عورتیں، داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں، حلقہ بنا کر کلائی کو نہ پکڑیں۔

(عمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۱۵، بہشتی زیور حصہ:۱۱ ص:۲۹)

۱۶:...... مردوں کی جماعت کی جہری نمازوں میں تو قراءۃ، بلند آواز سے ہوتی ہی ہے لیکن اگر مرد کبھی جہری نماز تنہا بھی پڑھے تو تب بھی قراءۃ بلند آواز سے کرسکتا ہے، جب کہ اس کے برعکس عورتوں کو ایسی صورتوں میں بھی بلند آواز سے قراءۃ کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ایسے وقت میں بھی قراءۃ آہستہ ہی کرنی چاہئے، بلکہ جن فقہاء کے نزدیک عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ان کے نزدیک تو باواز بلند قراءۃ کرنے سے

اس کی نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔ (بحوالہ مذکور)

۱۷:...... مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر، سرین اور پشت برابر ہو جائیں لیکن عورتیں اس قدر نہ جھکیں بلکہ صرف اتنا جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (بحوالہ بالا)

۱۸:...... مرد، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑیں لیکن عورتیں اس طرح کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر اپنے گھٹنوں پر صرف رکھ لیں۔ (عمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۰۹، ۱۱۵)

۱۹:...... مردوں کو رکوع میں اپنی پنڈلیاں سیدھی رکھنی چاہئیں، گھٹنوں کو کمان کی طرح خم نہ دینا چاہیے جب کہ عورتیں اس حالت میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھیں۔ (بحوالہ بالا)

۲۰:...... مرد، رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھیں اور عورتیں ملا سمٹا کر۔ (عمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۰۹، ۱۱۵، بہشتی حصہ:۱۱ زیور ص:۲۹)

۲۱:...... مردوں پر عید کی نماز واجب ہے، عورتوں پر واجب نہیں۔

(شامی ج:۱ ص:۵۰۴، باب صفة الصلوة بیان کیفیة السجود، وعمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۱۵)

۲۲:...... مردوں پر ایام تشریق میں باجماعت فرض نمازوں کے

بعد تکبیر تشریق واجب ہے، لیکن عورتوں پر واجب نہیں، الا یہ کہ وہ مردوں کی جماعت میں مل کر، مرد امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور مرد امام نے عورتوں کی امامت کی نیت بھی کی ہو، اس صورت میں البتہ مردوں کی متابعت میں ان پر بھی تکبیر واجب ہوجائے گی ورنہ مستقلاً ان پر واجب نہیں (یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق عورت پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے اور فتویٰ انہیں کے قول پر ہے۔ناقل)۔ (عمدۃ الفقہ ج:۲ص:۴۶۷، بہشتی زیور حصہ:۱۱ص:۸۱)

۲۳:...... مرد تکبیر تشریق بلند آواز سے کہیں اور عورتیں اگر کہیں تو آہستہ آواز سے، اگرچہ مردوں کی جماعت میں شامل ہوکر ہی کیوں نہ کہیں۔ (بحوالہ بالا)

۲۴:...... عورتوں پر اپنی فرض نمازوں کے لئے اذان واقامت تو ہے ہی نہیں جیسا کہ گزر چکا ہے، لیکن وہ مردوں کی فرض نمازوں کے لئے بھی اذان واقامت نہیں کہہ سکتیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو مردوں پر اس اذان واقامت کا اعادہ ضروری ہوگا، ورنہ ان کی وہ نماز بلا اذان و اقامت متصور ہوگی اور ترک اذان واقامت کا گناہ بھی ہوگا۔

(عمدۃ الفقہ ج:۲ص:۳۵ تا ۳۶، بہشتی زیور حصہ:۱۱ص:۲۰)

۲۵:...... مردوں کے لئے فجر کی نماز اجالے میں پڑھنا مستحب ہے جبکہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد

اندھیرے میں پڑھیں اور باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا انتظار کرنا بہتر ہے، جب ان کی جماعت ہو چکے تب یہ پڑھیں۔

(عمدۃ الفقہ ج:۲ ص:۱۸، بہشتی زیور حصہ:۲ ص:۱۰، حصہ ۱۱ ص:۱۹)

نوٹ:...... ہم نے عوام کی سہولت کے لئے عمدۃ الفقہ اور بہشتی زیور، اردو کی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ورنہ یہ تمام فروق، الھدایہ، البحر الرائق، الفتاویٰ العالمگیریہ اور رد المختار جیسے عربی کے مشہور و متداول فتاویٰ اور متون و شروح میں بھی مذکور ہیں، اکثر و بیشتر تو باب صفۃ الصلوٰۃ میں اور باقی اپنے اپنے متعلقہ ابواب میں۔

الغرض مرد و عورت کی نماز اور اس کے مذکورہ متعلقات میں فرق، صریح احادیث، تعامل امت، اجماع ائمہ اربعہؒ اور اتفاق اہل علم سے ایک ناقابل تردید و انکار حقیقت کے طور پر ثابت ہے، اس کا منکر، غیر مقلدین کے ہی امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے بقول: ”کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

ابو ریحان عبدالغفور سیالکوٹی

جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ

اسلام آباد